

98110 - لڑکی کے گھر والے شادی نہیں کرتے اب وہ بغیر ولی کے عرفی شادی کرنے کا سوچ

رہی ہے

سوال

میں اکتیس برس کی لڑکی ہوں اور میری مالی حالت بھی کمزور ہے میں ملازمت بھی نہیں کرتی، تقریباً ایک برس سے میرا انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک نوجوان سے تعارف ہوا تو اس نے مجھ سے شادی کرنے کی فکر پیش کی، اور وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں تعارف کی سوچ کے خلاف ہے۔

میں نے اپنی والدہ سے اس موضوع کے متعلق بات کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور دلیل یہ دی کہ وہ معاشرتی طور پر ہم سے اوپر ہے، اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے وہ ہم کو حقیر جانے اور اس کے خاندان والے ہمیں نچلے درجہ کے سمجھیں۔

میں نے والدہ سے کئی بار شادی کے بارہ میں بات کی ہے لیکن وہ کہتی ہے کہ تم شادی کر کے کیا کرو گی تم اپنے گھر میں عزت و احترام سے رہ رہی ہو!!!

میں نے اس لڑکے کو بتا دیا کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی اور ہم نے آپس میں رابطہ منقطع کر دیا، کچھ مہینے قبل میں نے شادی کی ایک ویب سائٹ کے ذریعہ ایک لڑکے سے تعارف کیا جو کہ پہلے بھی شادی شدہ ہے، مجھے اس میں کوئی مانع نہیں لیکن میری والدہ انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ شادی شدہ بھی ہے اور پھر اس کی برادری اور قبیلہ بھی اور ہے۔

ہماری مالی حالت اچھی نہیں، اور ہمارا خاندانی ماحول بھی مشکل ہے، میں اس حالت سے نفسیاتی طور پر تنگ آ چکی ہوں، لیکن اس کے باوجود اپنے رب کا خوف اور ڈر ہے، لیکن ایک یا دو بار ایسے کام کی جرات کر بیٹھی جس کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔

جناب مولانا صاحب: میں حرام کام میں نہیں پڑنا چاہتی لیکن آخری حل یہی ہے کہ میں اس آخری شخص سے شادی کر لوں جس سے ویب سائٹ کے ذریعہ میرا تعارف ہوا ہے، وہ بھی شادی کے لیے تیار ہے، اور ہم الحمد للہ شادی پر متفق ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ: میں عرفی شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن اس کے گواہ بھی ہوں اور عقد نکاح بھی اور مہر بھی ہو، لیکن اس کی جانب سے ولی نہ ہو اور نہ ہی میرے خاندان والوں کو علم ہو... کیونکہ میرے والد صاحب کمزور شخصیت کے مالک ہیں، اور بات میری والدہ کی ہی مانی جاتی ہے، اور ان اساسی گواہوں کے علاوہ میری دو سہیلیاں بھی ہیں....

کیا میں اس سے شادی کر سکتی ہوں؟

یہ علم میں رہے کہ میری یہ عرفی شادی مستقل طور پر نہیں رہے گی بلکہ جب مناسب وقت آیا اپنے خاندان والوں کو بتا دوںگی، میں یہ شادی اس لیے کرنا چاہتی ہوں تا کہ اپنی عفت و عصمت محفوظ رکھ سکوں، کیا میرے لیے ایسا

کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے "

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں سے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے والی کی اجازت کے بغیر نکاح اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

دوم:

جب ولی اپنی ولایت میں موجود عورت کو مناسب اور برابر کے رشتہ آنے پر اس کی شادی نہ کرے جس سے وہ شادی کرنے پر راضی ہو تو اس نے اسے شادی کرنے سے روک دیا، اس طرح اس کی ولایت منتقل ہو کر بعد والے عصبہ مرد کو حاصل ہو جائیگی، اور پھر قاضی کو۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے مطالبہ پر مناسب اور کفو کے رشتہ سے شادی کرنے سے منع کر دینا، جبکہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں۔

معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایک شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے آیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیرا بستر بنایا اور تیری عزت و احترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ کبھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پا سواپس جانا چاہتی تھی۔

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرما دی:

" تم انہیں مت روکو "

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

چاہے مہر مثل یا اس سے کم میں شادی کرنے کا مطالبہ کرے، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی کہنا ہے۔

چنانچہ اگر عورت کسی بعینہ کفو رشتہ سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور کفو والے رشتہ سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہو، اور جس شخص سے وہ عورت شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اس کو شادی سے روکنے والا یعنی عاضل شمار ہوگا۔

لیکن اگر وہ عورت کفو کے بغیر کسی اور شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو ولی اسے اس سے منع کر سکتا ہے، تو اس صورت میں وہ عاضل شمار نہیں ہوگا۔

دیکھیں: المغنی (9 / 383)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب ولی عورت کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر دے جو دین اور اخلاق میں اس کا کفو ہو تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ مرد ولی میں منتقل ہو جائیگی، اور اگر وہ سب اس کی شادی کرنے سے انکار کریں جیسا کہ غالب میں ہے تو یہ ولایت شرعی حاکم میں منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کریگا۔

اور اگر اس تک معاملہ اور مقدمہ پہنچتا ہے اور اسے علم ہو جائے کہ اس کے اولیاء نے شادی کرنے سے منع کر دیا

ہے تو اس پر اس کی شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ جب خاص ولایت حاصل نہ ہو تو حاکم کو عام ولایت حاصل ہے۔

فقہاء رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ولی آنے والے رشتہ کو بار بار رد کر دے اور وہ رشتہ کفو بھی ہو تو اس طرح وہ فاسق بن جائیگا، اور اس کی عدالت اور ولایت ساقط ہو جائیگی، بلکہ امام احمد کے مسلک میں مشہور یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہو جائیگی، اس لیے وہ مسلمانوں کو نماز بھی نہیں پڑھا سکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناک ہے۔

جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ بعض لوگ اپنی ولایت میں موجود عورت کا مناسب اور کفو رشتہ آنے پر رد کر دیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس آ کر شادی کا مطالبہ کرنے سے شرماتی رہتی ہے، یہ فی الواقع اور حقیقت ہے، لیکن اس لڑکی کو مصلحت اور خرابی میں موازنہ کرنا چاہیے کہ کس چیز میں زیادہ خرابی پائی جاتی ہے:

کہ وہ اس طرح شادی کے بغیر رہے اور اس کا ولی اس پر کنٹرول کرے اور اپنی مرضی اور خواہش و مزاج کے مطابق حکم چلائے اگر وہ بڑی ہو جائے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی شادی کر دے یا پھر وہ قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے حالانکہ یہ اس کا شرعی حق بھی ہے؟

بلاشک دوسرا بدل پہلے سے بہتر ہے، وہ یہ کہ لڑکی قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اس کا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کر دینے میں دوسرے کی بھی خیر اور بھلائی اور مصلحت پائی جاتی ہے۔

کیونکہ اس کے علاوہ ہو سکتا ہے دوسری عورت بھی اسی طرح قاضی کے پاس آ جائے جیسے وہ آئی ہے، اور اس لیے بھی اس کا قاضی کے پاس آنے میں اس طرح کے لوگوں کے لیے ڈر اور روکنے کا بھی باعث ہے جو اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کی مناسب رشتہ آنے پر شادی نہیں کرتے یعنی اس میں تین مصلحتیں پائی جاتی ہے:

پہلی مصلحت:

اس عورت کے لیے ہے جو یہ مقدمہ قاضی کے پاس لے جائے تا کہ وہ شادی کے بغیر نہ رہے۔

اور دوسری مصلحت: اس کے علاوہ دوسری عورت کے لیے دروازہ کھلے گا جو اسی انتظار میں ہے کہ کوئی مقدمہ پیش کرے اور ہم بھی جائیں۔

اور تیسری مصلحت: ان اولیاء کو روکا جاسکے گا جو اپنی بیٹیوں یا اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر اپنی مرضی

ٹھونستے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کی بھی مصلحت پائی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد ہو گا "

اور اسی طرح اس میں خاص مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اس طرح ان لوگوں کی ضرورت پوری ہوگی جو دین اور اخلاق میں کفو عورتوں سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں " انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ اسلامیہ (3 / 148) .

دوم:

آپ کو چاہیے کہ آپ اس سلسلہ میں ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد اور والدہ کو نصیحت کریں، اور انہیں آپ کی شادی کرنے پر تیار کریں، اور انہیں ظلم کرنے اور شادی سے روکنے کے گناہ سے ڈرائیں۔

اور آپ سے جو شخص شادی کرنے کی رغبت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ آپ کے ولی سے آپ کا رشتہ طلب کرے، اگر وہ بغیر کسی ظاہری سبب کے انکار کر دے تو پھر آپ اپنا معاملہ قاضی کے سامنے رکھیں تا کہ وہ آپ کی شادی کا معاملہ طے کرے اور آپ کو حق حاصل نہیں کہ آپ اپنی شادی خود کر لیں، خاص کر عرفی شادی جس میں آپ کے حقوق کی کوئی ضمانت بھی نہیں ہے۔

اس طرح کی شادیوں میں خاوندوں کے لیے بہت آسان ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں، اور اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں اور اس کے کسی حق کا اعتراف تک نہیں کرتے، اس کے بہت سارے قصے مشہور ہیں، اس لیے ان قصوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سوم:

آپ کو چاہیے کہ آپ کسی بھی اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنیٹ یا کسی اور طریقہ سے تعلقات قائم کرنے سے اجتناب کریں، اور آپ یہ علم میں رکھیں کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے حاصل کرنے کے لیے اللہ کی اطاعت ہی کرنا ہوگی، اس کے بغیر وہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور معصیت و نافرمانی رزق اور خیر و بھلائی سے محروم کرنے کا بنیادی سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے والدین کو ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے، اور



آپ کو نیک و صالح خاوند اور اولاد عطا کرے۔

والله اعلم .